تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۷۸	مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۲۸ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ر شوال ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجیہ امرتسر ریفارمیٹری کے ٹورنمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے گئے تھے اور اب واپس آ گئے ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد یار صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گئے ہیں۔ جہاں شیعوں سے مناظرہ ہے۔ وہاں سے فراغت کے بعد مولوی غلام رسول صاحب چکوال ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کا دورہ کریں گے۔ اور مولوی محمد یار صاحب ضلع شیخوپورہ کا ٭

مجلس مشاورت کے نمائندوں کیلئے اعلان

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے ہر ایک جماعت کے نمائندے لازمی طور پر آنے چاہئیں۔ نمائندگان کا انتخاب ان اصول اور طریقوں پر کیا جائے۔ جو زیر عنوان نمائندگان کے انتخاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات الفضل مورخہ ۹ر مارچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نمائندگان کے نہ آنے سے مشوروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور مجلس مشاورت کی غرض فوت ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے باہر کی جماعتیں یعنی جماعتہائے بنگال۔ بہار اڑیسہ۔ آسام۔ یوپی۔ ممالک متوسط اضلاع متحدہ۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدر آباد دکن۔ میسور۔ مدراس۔ بلوچستان۔ اور صوبہ سرحد خاص طور پر اس پر توجہ دیں ٭

خاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت

[illegible]علان

اخبار الفضل [illegible] قرآن کریم کے عنوان سے اعلان کیا گیا تھا [illegible] سے اطلاع دیں۔ کہ جولائی اگست یا ستمبر کے [illegible] سے کس ماہ میں ان کی سہولت کے لحاظ سے درس ہونا م[illegible]ب ہے۔ اس اعلان کے جواب میں جو اطلاعات اس وقت تک پہونچی ہیں۔ ان کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ حضور بجائے جولائی کے ستمبر ۱۹۲۸ء میں درس دیں گے۔ تمام احباب مطلع رہیں۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

۲۰ جون کے لیکچروں کی تیاری کیلئے نوٹ

۲۰ جون کے جلسہ کے لیکچراروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان سب کے نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا پر احسانات اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق مطبوعہ نوٹ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور تیسرے مضمون یعنی آنحضرت صلعم کی قربانیوں کے متعلق بھی نوٹ بہت جلد ارسال خدمت ہوں گے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان سے مدد لیکر اپنے اپنے مضمون تیار فرمائیں اور اگر کسی مزید استفسار کی ضرورت ہو تو اس سے اطلاع بخشی جائے نیز جس صاحب کو مسلہ نوٹ نہ پہونچے ہوں۔ وہ فوراً ہمیں اطلاع بخشیں۔ تا ان کو نوٹ بھجوائے جائیں۔ لیکچراروں کی تعداد ابھی بہت ہی کم ہمارے پاس پہونچی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ خوب زور سے تحریک کر کے کثرت سے لیکچر دینے والوں کے نام بھجوائیں۔

فتح محمد سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

احمدیہ مشن لنڈن کا نیا انچارج

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب جو عنقریب اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ احمدیہ مشن لنڈن کے انچارج کی حیثیت سے ولایت بھیجے جانے والے ہیں۔ جہاں آپ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو فارغ کر کے ان کی جگہ کام کریں گے۔ امید ہے۔ کہ جناب خاں صاحب موصوف اپریل میں ہی روانہ ہو جائیں گے۔

جہاں تک انسانی اندازہ اور امید کا تعلق ہے۔ یہ انتخاب [illegible]

نہایت ہی موزوں اور بہت ہی انسب ہے۔ جناب خانصاحب موصوف دینی خدمات۔ اخلاص و محبت۔ تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے ہر طرح اس عظیم الشان اور نہایت ذمہ دارانہ کام کے اہل ہیں۔ جو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور جناب موصوف اس سعادت کے حاصل ہونے پر خدا تعالےٰ کے حضور جس قدر شکر گذاری کا اظہار کریں۔ کم ہے نیز انہیں اپنے امام و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بھی نہایت ہی ممنون ہونا چاہیئے۔ جن کے طفیل انہیں یہ موقعہ نصیب ہوا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ جناب خاں صاحب کو بیش از پیش دینی خدمات کے سر انجام دینے کی توفیق بخشے۔ اور ہر رنگ میں کامیابی عطا فرمائے۔

جے پور میں ایک احمدی مبلغ کے لیکچر!

۱۳ر مارچ جے پور سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر احمدی مبلغ نے جے پور کالج میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم پر ایک لیکچر کے ذریعہ دلچسپ اور مفید خیالات کا اظہار فرمایا۔ حاضرین کی تعداد جن میں شہر کے معززین شامل تھے۔ بہت کافی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ آپ ایک ایسے عظیم الشان معلم اور حقیقی رہنما تھے۔ جس کی زمانہ کو ضرورت تھی آپ کا لیکچر ہر طبقہ میں خاص طور پر مقبول ہوا۔ آپ کا دوسرا لیکچر جو بذریعہ میجک لینٹرن دیا گیا۔ ایک کثیر مجمع میں اسلامی پنچایت کے زیر اہتمام ہوا۔ آپ نے لنڈن اور مغربی افریقہ میں اپنی تبلیغی مساعی کے مناظر پیش کرنے کے بعد حاضرین کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر پورے طور پر کاربند ہوں۔ اور اپنی تمام طاقت تعلیمی پہلو کو مضبوط کرنے پر خرچ کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں۔ اور برادران وطن کے ساتھ محبت و آشتی سے رہیں۔

اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض مقامات میں طاعون کی بہت شدت ہے۔ پس ایسے مقامات سے لوگوں کو مشاورت میں نہیں آنا چاہیئے۔ البتہ جہاں معمولی حالت طاعون کی ہے۔ وہاں سے لوگ آسکتے ہیں۔ ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ قادیان

اخبار احمدیہ

ضروری اطلاع مجھے اکثر دوستوں کے خطوط ہر ہفتہ بیرنگ ملتے ہیں جن کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے یہاں علاقہ ایران میں ہر ایک لفافہ پر تین آنہ کا ٹکٹ لگتا ہے احباب بیرنگ خطوط نہ بھیجا کریں۔ والسلام

مرزا برکت علی احمدی (خادم جماعت احمدیہ عبادان)

درخواست دعا شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر چرم منڈی اکاڑہ ایک ماہ سے بوجہ نقرس بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خدا تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ عبدالرحمن

۲۔ میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے۔ نذیر احمد خاں از قادر آباد۔

۳۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خاکسار کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ حسین بخش پٹواری احمدی از نواں لاہور

۴۔ احمدی احباب میری صحت اور ترقی درجات کے لئے دعا کریں۔ محبوب عالم سب اورسیر حیدر آباد

۵۔ میری عزیز دختر جس کا نام محمودہ خانم ہے۔ تقریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کے واسطے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد عالم از افریقہ

اعلان نکاح ۲۳ر مارچ ۱۹۲۸ء بعد نماز جمعہ مولوی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس کھاریاں نے مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی صاحبزادی ہاجرہ بیگم کا نکاح دو صد روپیہ حق مہر پر چوہدری فضل الٰہی صاحب ساکن کھاریاں سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ طرفین کے لئے اس نکاح کو مبارک کرے۔ آمین۔ لعل خاں جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کھاریاں

ولادت برادر حشمت اللہ صاحب احمدی پوسٹل کلرک کالکا انبالہ دو روپے اپنے ہاں فرزند تولد ہونے کی خوشی میں غریب فنڈ کے لئے بھیجتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دعا کی جائے۔ بچہ صاحب نصیب نیک چلن فرمانبردار خادم دین ہو۔

۲۔ ۱۷ر رمضان عاجز کو خدا نے فرزند ارجمند عطا فرمایا احباب دعا کریں خدا تعالےٰ خادم دین بنائے۔ عاجز سید غلام احمد سونگھڑہ

۳۔ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو خادم اسلام و والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ خاکسار محمد یار مبلغ قادیان

۴۔ اللہ تعالےٰ نے ۱۰ر مارچ دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ خاکسار احمدی احباب اس کی روحانی و جسمانی بیماریوں کی صحت کی اور اس کے خادم دین اور عمر درازی کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالعزیز از نکودر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الفضل
جلد ۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۲۸ء | نمبر ۷۸

احمدی شہیدوں میں ایک اور کا اضافہ

دنیا فانی ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ ہر چیز جو عالم وجود میں آتی ہے۔ ایک عرصہ کے بعد فنا ہو جاتی ہے۔ خالق ارض وسما نے ہر مخلوق کا انجام کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کے مختصر جملہ میں صاف طور پر بیان فرما دیا ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ذی عقل انسان کے دل میں یہ جذبہ موجود ہے۔ کہ اس کو بقائے دوام حاصل ہو اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے انسانی فطرت میں ترقی کرنے اور ہمیشہ کی زندگی پانے کی خواہش اور تڑپ رکھی ہے۔ تو کیا اُس نے کوئی ایسا راستہ نہیں بتایا۔ جس پر چل کر انسان اس مقصد کو حاصل کر سکے۔

قرآن کریم ایک جامع کتاب اور مفصل شریعت ہے۔ وہ ترقی کی ان تمام شاہراہوں پر بھی حاوی ہے۔ جنہیں کوئی انسانی دماغ دریافت نہیں کر سکتا۔ اس نے انسان کے لئے لامحدود ترقی کے راستے کھول دئے ہیں۔ جن پر چلکر ایک غریب بے کس اور بے بس انسان جسے دنیاداروں کی نظر میں کوئی عزت و توقیر حاصل نہیں ہوتی۔ وہ مقام اور وہ رتبہ حاصل کر سکتا ہے جس کے آگے تمام دنیا کی حکومت اور مال و زر ہیچ ہے۔ اور جو تمام جہان کے زر و جواہرات اور خزانے صرف کرنے پر بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔ یہ بظاہر ایک چھوٹا سا جملہ ہے۔ مگر اپنے اندر ایسے حقائق رکھتا ہے۔ اور ایسی پاکیزہ تعلیم اس میں دی گئی ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے ایک کمزور اور ناتوان انسان بھی خدا تعالےٰ کے حضور شاہنشاہوں سے بلند مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو انسان اپنے وجود کو خلقِ خدا کے لئے نفع رساں بناتا ہے۔ وہ صفحہ زمین پر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ ایک مدت زندہ رہنے کے بعد بے شک اس کا جسم خاکی ہزاروں من مٹی کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔ مگر وہ پھر بھی نہیں مرتا۔ اس کی یاد دلوں کو تڑپا دیتی ہے۔ اس کی زندگی کا ہر ایک واقعہ دنیا کے گم کردہ راہ مسافروں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتا ہے۔ وہ نہ صرف خود حیاتِ جاودان حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ابدی زندگی کے حصول کے لئے خضرِ راہ ہوتا ہے اور دنیا اس کے ذریعہ حقیقی زندگی حاصل کرتی ہے۔

دیکھو وہ سید ولد آدم جو خیر البشر اور رحمۃ للعالمین ہو کر دنیا میں آیا۔ ایک محدود عرصہ رہ کر دنیا کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر ان لوگوں سے پوچھو۔ جن تک اس کے نُور کی کوئی باریک سے باریک شعاع بھی پہونچی ہے۔ کہ ان کو وہ اب بھی زندہ نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

پھر صحابہ کرام کی زندگیوں پر نظر ڈالو۔ صاف معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے اس قرآنی تعلیم پر عمل کر کے کیا کچھ حاصل کیا۔ غور کرو۔ وہ کیا چیز تھی۔ جس نے عرب کے جہالت میں دور زندگی تک پہنچے ہوئے لوگوں کو دائمی زندگی بخشدی۔ اور ان کو لازوال شہرت عطا کر دی پھر وہ کیا بات تھی۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ جو اپنی زندگیوں میں نان شبینہ تک کے لئے محتاج تھے۔ جو اپنے جسم اور روح کے رشتہ کے قیام کے لئے ادنےٰ ادنےٰ مزدوریاں اور سخت سے سخت مشقتیں کرتے تھے۔ جن کی غربت کا یہ عالم تھا۔ کہ جسم پر ستر پوشی کے لئے چیتھڑوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آج ہمیں اس بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ کہ خود خداوند عالم کی بارگاہ سے ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا معزز خطاب عطا ہوتا ہے۔ ان کو وہ قبولیت دی جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے بادشاہ ان کا نام سن کر تعظیماً اپنے تختوں سے نیچے اتر آتے ہیں۔ اور آج ایک عالم ان کے نام پر فخر کرتا اور اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کو دنیا میں سب سے بڑی عزت سمجھتا ہے۔

یہ رتبہ اور یہ شان انہوں نے اپنے آپ کو خلق خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دینے سے حاصل کی۔ انہوں نے اپنے آرام و آسائش کو حتےٰ کہ اپنی ذات کو بھی فراموش کر کے خدا تعالےٰ کی مخلوق کی بھلائی اور بہتری کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے حق و صداقت کے لئے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھا اور جہاد فی سبیل اللہ کو اپنی زندگی کا مقصدِ اولیٰ قرار دیا۔ اپنی جان کی فکر۔ مال و دولت اور آرام و آسائش کی محبت۔ بیوی بچوں کی الفت۔ اور وطن و ملک سے پیار اشاعت اسلام کے راستہ میں ان کے لئے کبھی روک کا موجب نہ ہوا۔ انہوں نے ملت بیضاء کی خدمت میں اپنا سب کچھ لٹا دیا اور اپنی جان تک دے دینا سعادت دارین یقین کیا۔ اور اس یقین کو عمل سے ثابت کر کے دکھا دیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ اور انہوں نے ابدی زندگی حاصل کی۔

اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کا مصداق بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ ایسے موقعے پیدا کر دئے ہیں۔ کہ ایک سعادت مند اور خوش نصیب انسان ابدی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہم بڑے فخر اور خوشی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ حتےٰ کہ جان عزیز بھی جہان آفرین کے سپرد کر کے ابدی زندگی حاصل کر لی۔ شہید کابل کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ پھر مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کی شہادت ابھی کل کی بات ہے۔ اور آج ان شہیدوں میں شہزادہ عبدالمجید خاں صاحب مرحوم لدھیانوی مبلغ ایران کی شہادت کا اضافہ ہو گیا۔

شہزادہ صاحب کی شان میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ گذشتہ پرچہ میں فرما چکے ہیں۔ وہ ان کی انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی کا کافی سے بڑھکر ثبوت ہے۔ ہم اگر بیسیوں صفحات بھی شہزادہ صاحب مرحوم کی مدح سرائی میں پُر کریں۔ تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جو چند فقروں میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ مگر ہم بھی اپنی عقیدت مندی اور اخلاص کیشی کے چند پھول ان پر نچھاور کرنا چاہتے ہیں۔

انسان خواہ سو سال جئے۔ یا ہزار سال۔ آخر اس کے لئے موت ہے۔ لیکن کیا ہی مبارک اور کتنی قابل رشک وہ موت ہے جو اس محبوب کی رضاجوئی کی کوشش کرتے ہوئے آئے۔ اور اس یار کے کوچے میں آئے۔ جس کے متعلق ایک شاعر نے کیا ہی سچ کہا ہے۔ ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہوا۔

[انـ]ـسان کو جان کس نے دی۔ اُسی خدا نے جو ایک نہ ایک [د]ن واپس لے لیتا ہے۔ مگر کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان [جو] خود اپنی جان پیش کر دیتا ہے۔ اور زندگی میں ہی خدا کے لئے [اپـ]ـنے اوپر موت وارد کر لیتا ہے +

شاہزادہ عبدالمجید خاں صاحب مرحوم انہی لوگوں میں [سـ]ـے تھے۔ وہ جس وقت دنیا میں چلتے پھرتے۔ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے۔ اس وقت بھی دنیا سے کٹ کر صرف خدا کے ہو چکے تھے۔ اور جو کچھ کرتے محض اس لئے کرتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ یا اس طرح خدا تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے +

وہ اپنی اس آخری عمر میں جبکہ انسان قدرتاً دوسروں کی امداد کا محتاج ہوتا ہے۔ اپنے پیارے وطن۔ اپنی جوان اولاد [ا]پنے عزیز رشتہ دار چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے آستانہ مبارک پر آ بیٹھے۔ اور اگرچہ ان کے لئے دنیا کے تمام محبوب ترین شغلوں میں سے یہ محبوب تر مشغلہ تھا۔ لیکن جب ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تو انہوں نے باوجود پیرانہ سالی ـــــ کے جوانوں سے بڑھکر ہمت دکھائی۔ اور اپنے ذاتی خرچ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت دنیا کے ہر ایک کونے میں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آخر خدا تعالےٰ نے ان کو اس خدمت کا موقعہ بخشا اور اعلےٰ درجہ کے فارسی دان ہونے کی وجہ سے انہیں ایران بھیجا گیا جہاں انہوں نے اپنی ہمیشہ کی آرامگاہ پائی +

ہمارے لئے اس دنیا میں ان کی ہمیشہ کے لئے جدائی ایک سخت صدمہ ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے دل محزون اور آنکھیں اشک بار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ان کے قابلِ رشک انجام پر خوش بھی ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی ایسی ہی سعادت کے حصول کی توفیق بخشے۔ اور ہمارا خاتمہ بھی اسی طرح بالخیر ہو +

شاہزادہ صاحب مرحوم اپنے مقصد کو پا گئے۔ گو ہمارے درمیان سے اپنی جگہ خالی کر گئے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں بتا گئے۔ کہ ابدی زندگی حاصل کرنے اور نیک انجام تک پہونچنے کا کیا طریق ہے۔ وہ خود غم ملت اور خدمت دین میں شمع کی طرح پگھل گئے جہاں [illegible] ... تے ہوں گے +

مگر ہمارے لئے مشعل راہ بن گئے۔ وہ اپنے امام علیہ السلام کے حکم اور ارشاد پر پروانہ وار قربان ہو گئے۔ مگر ہمیں بتا گئے کہ اپنے راہنما کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیعت کرنے کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں ان پر۔ کہ زندگی میں بھی وہ اپنے قول و فعل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بہترین پیروؤں میں سے ایک تھے۔ اور فوت ہو کر بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے قابلِ فخر اور لائق تقلید مثال قائم کر دی

ہماری جماعت کو ان شہداء پر فخر اور ناز کرنے کا جائز حق حاصل ہے۔ اور اس وقت روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی ہے جو یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں دینِ حنیف کی خدمت کرتے ہوئے مرتبۂ شہادت پانے والے صرف اسی کے افراد ہیں۔ اور وہی یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس پر اپنے شہیدوں کی قدر و منزلت کا جو فرض عائد ہوتا ہے۔ وہ بھی معمولی نہیں۔ اور اس کے ادا کرنے میں ذرا سی کوتاہی اور غفلت بھی بہت خطرناک اور تباہ کن نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے شہیدوں کی شہادت کا ہر ایک واقعہ ہمارے اندر نئی روح اور نئی زندگی نہیں پیدا کرتا۔ ہمیں بیش از بیش فداکاری اور جانثاری کا سبق نہیں دیتا۔ اور اشاعت اسلام کے مقابلہ میں دنیا اور مافیہا کو ہماری نظروں میں ہیچ نہیں قرار دے دیتا۔ تو ہم نے کچھ نہ حاصل کیا۔ اور نہ صرف کچھ حاصل نہ کیا۔ بلکہ شہیدوں کی شہادت کو رائگاں جانے دیا +

یاد رکھو۔ شہیدوں کی شہادت جہاں فائدہ اٹھانے والی قوموں کو بام رفعت پر پہونچانے کا موجب ہوتی ہے۔ وہاں بے قدری کرنے والوں کو تحت الثریٰ میں بھی دھکیل دیتی اور غضب الٰہی کا مورد بنا دیتی ہے۔ پس جہاں ہمیں دھڑکتے ہوئے دل۔ اترے ہوئے چہرہ اور ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے کسی پیارے اور محبوب بھائی کی شہادت کی خبر پڑھنی چاہیئے وہاں مضبوط ارادہ۔ قوی دل اور جاں نثاری کی روح کا بھی ثبوت دینا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمیں اپنے شہداء کے حقیقی اور صحیح معنوں میں قدر دان بننے کی توفیق عطا فرمائے +

۴۔ ہم تو پہلے ہی اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ ہندو دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کیلئے نامناسب اور ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں۔ اب سردار کرتار سنگھ صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے سکھ بھائیوں کو بھی تجربہ سے ہندوؤں سے یہ شکایت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق قابل غور امر یہ ہے۔ کہ جب سکھوں پر بھی زبردستی کرنے سے

ہندو دھرم میں عورتوں کے حقوق

آریہ سماج زمانہ کی رفتار سے مجبور ہو کر اور اپنے دھرم شاستروں کو موجودہ دورِ تمدن میں ناقابلِ عمل سمجھکر اسلامی تعلیم کی طرف نہایت سرعت سے آ رہی ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں کا عملی طور پر اعتراف کر رہی ہے۔ نکاح بیوگان۔ طلاق۔ تعدد ازدواج وغیرہ ایسے امور ہیں۔ جن کے متعلق ہندو سماج اپنے مذہبی قوانین اور سوامی دیانند صاحب کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو چکی ہے۔ اب اس نے ایک اور قدم اٹھایا ہے جسکا ذکر آریہ اخبار ملاپ ۲۷ مارچ یوں کرتا ہے :-

"دہلی میں مسز سرجینی نیڈو کی صدارت میں شری میت ایم آر جیاکر ممبر اسمبلی کا ایک لیکچر ہوا جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ عورتوں کو جائداد کے ویسے ہی مکمل حقوق ملنے چاہئیں۔ جیسے ان کو ویدک زمانہ میں حاصل تھے"

ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق بھی اسلامی تعلیم کی برتری کا اعتراف کر لیا ہے اور ان کو حقوق دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں +

باقی رہا یہ امر کہ ان کو وہ حقوق دئے جائیں۔ جو ویدک دھرم میں ان کو حاصل تھے۔ محض ایک مغالطہ ہے۔ ویدک دھرم میں عورتوں کے لئے کوئی حقوق نہیں۔ بھلا جس مذہب میں محض لڑکیاں پیدا ہونے کی بنا پر نیوگ کرانے کا حکم دیا گیا ہو۔ اس میں عورت کے حقوق ہی کیا ہو سکتے ہیں؟ یہ یقیناً اسلام کی ہی خوبی ہے کہ اس نے عورتوں کو جائداد میں بھی حقوق عطا کئے ہیں۔ اور ہندوؤں کی یہ بیداری دراصل اسلامی تعلیم کے ہی اثر سے ہے۔

اچھوت ادھار کی حقیقت

"شردھانند اچھوت ادھار منڈل کے افتتاح کی تقریب پر جو ۲۵ مارچ کو لاہور میں پنڈت مالوی جی نے ادا کی۔ تقریر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے صاحب نے کہا۔

"ہم اچھوتوں کا صرف ادھار کرتے ہیں۔ ہم کبھی کسی شخص کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کرے"

لالہ جی کے اس بیان کی تائید پنڈت مالوی جی نے بھی کی۔ مگر اسی جلسہ میں ایک سکھ سردار کرتار سنگھ نامی نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس حقیقت کو دلائل اور براہین کی روشنی میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ لالہ لاجپت رائے نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں واقعات پیش کر سکتا ہوں جن سے یہ پتہ لگ سکے۔ کہ اچھوتوں کو زبردستی ہندو بنانیکی کوششیں جاری ہیں۔ متعدد مقامات پر مذہبی سکھوں کے کیس زبردستی کٹوائے گئے۔ اور انہیں بالجبر ہندو بنایا گیا" (انقلاب ۲۷ مارچ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الفطر

حقیقی عید احمدی جماعت کیلئے ہی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پڑھنے کی تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۴ر مارچ ۱۹۲۸ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دنوں کے متعلق فرمایا ہے۔ یہ

کھانے پینے کے دن

ہیں۔ اور ایک عید کے متعلق جو موجودہ عید ہے۔ آپ کی سنت تھی۔ کہ گھر سے کچھ کھا کر نماز کے لئے چلتے تھے۔ اور دوسری عید کے متعلق آپ کی یہ سنت تھی۔ کہ نماز کے بعد قربانی کا گوشت جب تک استعمال کے قابل نہ ہو جاتا۔ آپ پسند نہ کرتے۔ کہ اس وقت تک کچھ کھایا جائے۔ کیونکہ

قربانی کی خوشی

اسی وقت پورے طور پر ہو سکتی ہے۔ جب انسان خود اس کا گوشت استعمال کرے۔ وہ روزہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ قربانی کی خوشی کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے قربانی کا گوشت استعمال کرنے کے لئے وقفہ ہوتا تھا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ روزہ ہے۔ مگر روزہ نہیں۔ اس وقت تک کھانے سے رکنا اس لئے نہیں۔ کہ روزہ ہے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ اس دن جو خاص کھانا طیار کیا گیا ہے۔ وہ کھایا جائے۔ تو عید کی

ایک خصوصیت

یہ ہے۔ کہ اس دن لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ اور ساری دنیا میں یہی ہوتا ہے۔ جہاں میلے ہوتے ہیں۔ وہاں کھانے پکائے جاتے ہیں۔ یورپ میں بھی رواج ہے۔ جیسے بڑا دن ہے۔ اس کے لئے خاص کھانے مقرر ہوتے ہیں۔ ایک مرغا جسے ٹرکی کہا جاتا ہے۔ خصوصیت سے اس دن پکایا جاتا ہے۔ یا کرسمس پڈنگ ہوتے ہیں۔ خاص قسم کی مٹھائی اور کھانے ہوتے ہیں۔ تو ہر ملک میں ایسے موقعوں پر خاص کھانے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ

عید کی ایک علامت

رکھی گئی ہے۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ بے شک کھانا عید کی علامت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے۔ کہ

عیدیں دو قسم کی

ہوتی ہیں۔ ایک عید ناقص ہوتی ہے۔ جو ہمارے اپنے پکائے ہوئے کھانے کھانے سے ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک عید کامل ہوتی ہے

(اس حد تک حضور خطبہ فرما چکے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں جس درخت کے نیچے کھڑے ہو کر خطبہ بیان کر رہے تھے۔ اس پر لگے ہوئے شہد کے چھتے کی مکھیاں کسی وجہ سے مشتعل ہو کر اڑنے لگیں۔ اس وجہ سے جگہ بدلنی پڑی۔ اور آخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مجمع سمیت باغ کی مغربی سمت کے کھیتوں میں تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ دیر دھوئیں کے ذریعہ مکھیوں کے اڑانے میں لگی۔ اور پھر حضور نے خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا۔)

مومن کے لئے ہر چیز میں سبق

ہوا کرتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی کائنات کھلی ہوئی کتاب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا نام فاتحہ رکھا گیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے۔ کہ مومن کے لئے ہر بات کھلی ہوئی ہے کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اچھے آئے۔ کہ طاعون پڑنے لگ گئی اور فلاں عذاب آ گیا۔

آج کی مکھیوں سے

بھی ایک نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ مکھیاں جو شہد لاتی ہیں۔ ان کو خدا نے ڈنک بھی دیا ہے۔ اور شہد کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام سے تشبیہ دی ہے۔ اس لئے نبی بھی شہد لاتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو ڈنک دیا ہے۔ تو انبیا کو کیوں نہیں دیگا۔ شہد کی ایک بوتل قرآن کریم کی ایک آیت سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ جب اس کے لئے خدا تعالیٰ نے حفاظت کا سامان کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ نبی کے لائے ہوئے کلام کے لئے نہ ہو۔ نبی کی بعثت پر دنیا میں تباہیاں اور بربادیاں اسی لئے آتی ہیں۔ تا کہ جو لوگ نبی کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے شر سے محفوظ رکھا جائے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ کھانے پینے کے دن عید کہلاتے ہیں مگر قرآن کریم نے بتایا ہے۔ کہ حقیقی عید یہ نہیں جو کھانے پینے سے منائی جاتی ہے۔

حقیقی عید

وہ ہے۔ جو سورہ مائدہ میں بیان ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زبان سے یہ دعا نازل فرمائی ہے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر۔ تا کہ ہمارے پہلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی عید ہو۔

اس سے حضرت عیسیٰؑ کی یہ مراد نہیں۔ کہ میری جماعت کے پہلوں کے لئے بھی عید ہو۔ اور آخری لوگوں کے لئے بھی۔ اور درمیانی لوگ مصیبت میں رہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا بڑا بیٹا بھی آرام میں رہے۔ اور چھوٹا بھی۔ لیکن درمیانی دکھ میں رہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا کی ہے۔ کہ میری پہلی بعثت میں بھی عید ہو۔ اور جب

دوسری بعثت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں ہو۔ اس وقت بھی عید ہو۔ پس انہوں نے عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا میں اپنی امت کیلئے اور اٰخِرِنَا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لئے دعا مانگی تھی۔ چونکہ انہوں نے اپنی قوم کے لئے جو دعا مانگی تھی۔ اس سے مراد یہ تھی۔ کہ ایسے سامان ہوں جن سے اس کی دولت بڑھ جائے۔ آرام و آسائش کے سامان حاصل ہو جائیں اس لئے خدا تعالیٰ نے کہا کہ اگر قدر نہ کرو گے۔ تو عذاب بھی نازل ہوگا۔ مگر ہمارے لئے

عذاب کا خطرہ

نہیں ہے۔ کیونکہ اس دعا میں ہم نے کچھ نہیں مانگا۔ آپ ہی آپ ہمارے لئے دعا کی گئی ہے۔ پس ہمارے لئے مائدہ کا وعدہ تو ہے مگر عذاب کا نہیں۔ اس وجہ سے ہماری عید حضرت مسیح ناصری کی عید سے زیادہ کامل اور مکمل ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت کے لوگوں نے ابھی تک اس کی پوری پوری قدر نہیں کی۔ اور بہت کم ہیں۔ جو اس مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوا۔ اور جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے۔ کہ

سچی خوشی سچی امید سے

پیدا ہوتی ہے۔ یقین کو دل سے نکال دو۔ ہر وقت دوزخ میں انسان رہیگا۔ امید کو نکال دو۔ کبھی خوشی نہ حاصل ہو سکیگی۔ کیونکہ خوشی امید اور یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچے بھی اسی سے خوشی پاتے ہیں۔ میں نے کسی جگہ پڑھا ہے۔ ایک عورت اور اس کا چھوٹا سا بچہ تھا۔ عورت بیمار ہوئی اور مکان کے اندر مر گئی۔ جب دیر تک اس کا دروازہ نہ کھلا۔ تو ہمسایوں نے دروازہ توڑ کر کھولا۔ اور دیکھا کہ ماں مری ہوئی ہے۔ اور بچہ اس سے کھیل رہا ہے۔ چونکہ بچہ کو

...ین تھا۔ کہ اس کی ماں زندہ ہے۔ اس لئے اس سے تکلیف رہا
...الا... ن کا یہ یقین جھوٹا تھا۔ جب

جھوٹی امید اور یقین

...انسان کے لئے خوشی اور مسرت پیدا کر دیتا ہے۔ تو جیسے
...یقین ہو۔ کہ دنیا میں میں غالب ہونگا۔ خدا تعالےٰ نے
...لئے برکات رکھی ہیں۔ وہ کبھی غمزدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک
...ہوا مسافر جس کے لئے ایک قدم چلنا بھی مشکل ہو رہا ہے
...معلوم ہو کہ اس کا ۲۰۔۳۰ سال کا چھٹا ہوا کوئی عزیز
...میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو پھر دیکھو اس میں کیسی

بشاشت اور طاقت

...ا ہو جاتی ہے۔ مگر جس کے گھر ماتم ہوا ہو۔ اسے گھر سے
...تے ہوئے بھی مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ جو تھکا ہوا
...نے کے باوجود بشاشت اور طاقت ور ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں
...د پیدا ہو گئی ہے۔ اور جو گھر سے نہیں نکل سکتا۔ وہ ناامیدی
...شکار ہوا ہے۔

غرض امید اور یقین ہی حقیقی عید لاتا ہے۔ اور یہ
...ید اور یقین ہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
...ے۔ اس سے ایسی عید پیدا ہوتی ہے۔ جو دنیا میں کسی کے
...ے نہیں۔ اس وقت

یورپ گھبرا رہا ہے

...ایشیا بیدار ہو رہا ہے۔ نہ معلوم اب کیا حالت ہو جائیگی۔
...سینکڑوں سال سے یورپ ایشیا کو لوٹ رہا ہے۔ یہاں سے
...یت سستی روئی لے جاتے اور نہایت گراں کپڑا لا کر فروخت
...تے ہیں۔ ایک روپیہ کی چیز لیتے ہیں۔ اور اسی کے پھر دس دس روپے
...تے ہیں۔ اس طرح اہل یورپ نے بے شمار دولت جمع کر لی ہے
...ب گھبرا رہے ہیں۔ کہ کیا بنیگا۔ پھر وہ اس لئے گھبرا رہے ہیں۔ کہ
...مزدور جن کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اب کہہ رہے ہیں۔
...ہمارے حقوق ہمیں دو۔ پھر

بادشاہ گھبرا رہے ہیں

...نکہ رعایا کہتی ہے ہمیں کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں۔ ہم ملک
...آپ حکومت کریں گے۔ پھر حکومتیں گھبرا رہی ہیں۔ کہ کیا بنیگا
...کہ اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ کیوں نہ گاؤں
...ں اور شہر شہر کی حکومت اپنی ہو۔ پھر غریب گھبرا رہے ہیں
...لدار ہمیں کچلے ڈالتے ہیں۔ اور مالدار گھبرا رہے ہیں۔ کہ غریب
...ارے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہندو گھبرا رہے ہیں کہ مسلمان
...ان کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور مسلمان ڈر رہے ہیں۔ کہ
...ہندو ان کو تباہ کر رہے ہیں۔ غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں

گھبراہٹ اور بے چینی

...جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جو اپنے مذہب پر پکی اور امید
یقین سے پُر ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ وہ لوگ جو دوا...
میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے
ہیں۔ وہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ سب کچلے جائیں گے۔

صرف ہم باقی رہینگے

ہر ایک کو موت نظر آ رہی ہے۔ اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے
رہی ہے کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے۔ "آسمان سے
کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔ پس دوسری
بادشاہتوں کو خطرہ ہے۔ کہ وہ ٹوٹ جائینگی۔ مگر ہمیں امید ہے
کہ بادشاہت دی جائیگی۔ حکمراں ڈر رہے ہیں۔ کہ ان کی حکومت
جاتی رہیگی۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دیجائیگی۔ لوگ
ڈر رہے ہیں۔ کہ تباہ ہو جائینگے۔ مگر ہم خوش ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ
کا ہم سے وعدہ ہے۔ کہ کوئی ہمیں تباہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا ہے۔ "آگ ہماری غلام بلکہ
غلاموں کی غلام ہے"۔ آگ سے مراد وہ مصیبتیں اور تباہیاں ہیں
جو کچل دینے والی ہوتی ہیں۔ پس وہ بلائیں اور مصیبتیں دنیا
پر نازل ہو رہی ہیں۔ جو بھسم کر دینے والی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ
کا کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔
اس میں بتایا گیا کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ
غلاموں کی غلام ہے"۔ پس یہ مصیبتیں تو ہماری ترقی کے لئے ہیں
ہمیں کس طرح کچل سکتی ہیں۔

غلام کے کیا معنے ہیں

یہ کہ جس کا غلام ہوتا ہے۔ اس کا کام کرتا ہے۔ پس یہ مصیبتیں جو
نازل ہو رہی ہیں۔ ان سے کسی احمدی کو نہیں گھبرانا چاہیئے کیونکہ
خدا کہتا ہے۔ یہ ہماری غلام بنائی گئی ہیں۔ یہ صرف حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ نہیں۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے۔ کہ
آگ غلاموں کی غلام ہے۔ گویا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے غلام ہیں۔ ان کی بھی غلام ہے۔ پس ہمارے لئے ایسی

عظیم الشان خوشی

اور ایسی مسرت آمیز عید ہے۔ کہ اور کسی کے لئے نہیں۔ بے شک
موجودہ حالات میں مشکلات ہمارے لئے روک بنتی ہیں۔ اور بعض
لوگ گھبرا بھی جاتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ یہ ہماری

کامیابی کا موجب

ہونگی۔ پس حقیقی عید ہمارے لئے ہی ہے۔ مگر ضرورت اس بات
کی ہے۔ کہ اس

الٰہی کلام

کو پڑھا جائے۔ اور سمجھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ
پیتے ہیں۔ دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں۔ جو

سرور اور یقین

قرآن کریم سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔
اسی طرح وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے الہاموں کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کسی
کتاب کے پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان الہاموں کو پڑھیگا۔
وہ کبھی مایوسی اور ناامیدی میں نہ گریگا۔ مگر جو پڑھتا نہیں۔ یا
پڑھ کر بھول جاتا ہے۔ خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی
رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائیگا۔ کیونکہ وہ

سرچشمہ امید

سے دور ہو گیا۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کا کلام پڑھتا رہتا اور دیکھتا
کہ خدا تعالےٰ نے کیا کیا وعدے دئے ہیں۔ اور پھر ان پر دل سے
یقین رکھتا۔ تو ایسا مضبوط ہو جاتا۔ کہ کوئی مصیبت اسے
ڈرا نہ سکتی۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے
کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے
جائیں۔ جو ان کو پڑھیگا۔ وہ کبھی مایوس نہ ہوگا۔ دیکھو عیسائی
باوجود مذہب کو کوئی وقعت نہ دینے کے انجیل پڑھتے ہیں۔ وہ اپنے
بچوں کو مرنے نہیں دیتے۔ جب تک

انجیل کے بعض فقرات

نہ کہلوائیں۔ مگر ہم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہیں یہ
بھی معلوم نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
الہامات ایک جگہ جمع بھی ہیں یا نہیں۔ یہ تو بہتوں کو یاد ہوگا
کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ الہام فرمایا
تھا۔ لیکھرام مارا جائیگا۔ اور وہ مارا گیا۔ طاعون آئیگی۔ اور
وہ آگئی۔ مگر یہ تو

دشمن کے متعلق کلام

ہے۔ عجیب بات ہے۔ اپنے متعلق جو الہامات ہیں۔ وہ تو یاد
نہ ہوں۔ مگر طاعون کا آنا جو دشمنوں کے لئے ہے۔ وہ یاد ہو۔
ماننے والوں کے لئے جو کلام ہے۔ وہ خدا کی مدد اور نصرت کا یقین
دلانے اور امید پیدا کرنے کے لئے ہے۔ مگر اس کی طرف بہت کم
توجہ کی گئی۔ اور جس میں دشمنوں کے لئے عذابوں کی پیشگوئیاں
ہیں۔ وہ یاد ہیں۔ پس عید سے حقیقی فائدہ حاصل کرنے
کے لئے یاد رکھو۔ کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور کبھی گھبرانا
نہیں چاہیئے۔ کیونکہ

ایمان اور مایوسی

جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قوم کافر ہی مایوس
ہوتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو گھبراہٹ اور
مایوسی سے بچنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے

حقیقی گُر

یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے
جائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی ایک دفعہ بھی ان الہامات کو پڑھ جا...

تو وہ مصیبتیں جنہیں وہ سمجھا ہوگا کہ کچل ڈالیں گی۔ ایک پر سے بھی ہلکی ہو جائیں گی۔ پس آج کے دن میں حقیقی عید کے متعلق جو

نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام پڑھنے چاہئیں۔ جب ان کو پڑھو گے۔ تو تمہیں اپنے مصائب اڑتے نظر آئیں گے۔ اور جو قربانیاں تم دین کے لئے کر رہے ہو۔ ان کے متعلق معلوم ہوگا۔ کہ تم خدا کو دے کیا رہے ہو۔ اور تمہیں ملنے والا کیا ہے۔

اس کے بعد میں

دعا

کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عید کے سچے مستحق بنائے وہ عید تو ہوگی۔ مگر ہم بھی اس عید کو دیکھیں۔ خدا کے کلام کو پھیلتا ہوا پائیں۔ اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پھیلے۔ اور اس کے دین کی اتنی اشاعت ہو۔ کہ دوسرے مذاہب اس میں بھسم ہو جائیں :

نظم

(از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

نہ فقط پاک و دل آویز ہے نام محمود
دنیا شاہد ہے کہ محمود ہے کام محمود
ہوش مستوں کو نہیں ساغر و پیمانے کا
منہ سے جس دن سے لگا نشۂ جام محمود
ہیں کدھر آئیں وہ آزادیٔ حق کے خواہاں
آئیں اور آکے بنیں دل سے غلام محمود
جن کو دعویٰ ہے کہ تنظیم میں ہیں وہ ماہر
قادیاں آکے ذرا دیکھیں نظام محمود
ہم تو سمجھینگے اسی کو ہے وطن سے الفت
گوشے گوشے میں جو پہنچائے پیام محمود
اس کی رفتار سے کیونکر نہ ہوں فتنے پامال
جبکہ محمود کو حاصل ہے مقام محمود
حسن و احسان پدر کا ہے یہ مظہر کامل
نطق احمد ہے یہ حسن کلام محمود
رہیں جب تک کہ مہ و مہر فلک پر قائم
اے خدا رکھنا زمانہ میں قیام محمود
تاج شاہوں کو گدائی کو مبارک ہو کلاہ
سر شاکر کو ملیں بوسئہ اگکام محمود

خطبہ نکاح

اسلام میں عورت کے حقوق

۱۴ مارچ ۱۹۲۸ء کو جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس کے نکاح کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت دنیا کے نہایت اہم ترین سوالات میں سے ایک سوال

عورت اور مرد کے تعلقات

کا ہے۔ ایک طرف اس روشنی کو لیں۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل عرب میں نمودار ہوئی۔ اور جس نے انسان کے ذہن میں یہ فکر اور یہ خیال پیدا کرنے کی کوشش کی۔ کہ عورت بھی انسان ہی ہے۔ اور دوسری طرف لاکھوں بلکہ اربوں سال کے رسم و رواج کو دیکھو۔ جس پر متواتر عمل کرنے کے باعث یہ یقین کیا جاتا تھا۔ کہ

عورت کو مرد کے مساوی حقوق

ہرگز حاصل نہیں۔ عورت صرف مرد کی خدمت کے واسطے پیدا کی گئی ہے۔ اور مرد کے ساتھ طبعی یا غیر طبعی اختلاف پیدا ہو جانے کے بعد بھی عورت کا فرض ہے۔ کہ اس کے نام کو ہی پکڑ کر بیٹھی رہے۔ ایک زمانہ تک تو وہ عرب میں چمکنے والی روشنی انسانی افکار میں وہ تغیر پیدا نہ کر سکی۔ جو کرنا چاہتی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ خیال جو قلوب کی سطح کے نیچے نہیں جاتا تھا۔

انسانی قلوب میں

جگہ حاصل کرنے لگا۔

عورت اور مرد کے حقوق کا سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوا۔ مگر اس وقت چونکہ انسانی ذہن اور افکار اس کی حکمت کو سمجھنے کے قابل نہیں تھے۔ اس لئے اس کو محض ایک حکم سمجھا گیا۔ اور اس کی حقیقت کو نہ سمجھا جا سکا۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کو جو کہ مر چکی ہو۔ اماں اماں کہہ کر پکارتا ہے۔ اور اس حقیقت سے نا آشنا ہوتا ہے کہ وہ مر چکی ہے۔ اسی طرح چونکہ اس حکم کی حقیقت کو بھی نہ سمجھا گیا تھا۔ اس لئے اس کے اثرات بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔

قرآن کریم میں مردوں کو مخاطب کرکے عورتوں کے متعلق ولھن مثل الذی ایک چھوٹا سا فقرہ فرمایا گیا ہے۔ جو

عظیم الشان نتائج

پیدا کرنے والا تھا۔ اس کے مقابل پر لاکھوں سال کا طرز رہائش اور رسم و رواج تھے۔ اس کے راستہ میں ایک ایک قدم پر روکیں تھیں۔ مگر اس صداقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے اس آواز کو اٹھایا۔ لوگوں کی عادات رسم و رواج اس کے مقابل میں آئیں۔ مگر اسے کوئی نہ روک سکا۔

وہ خیالات جن کی اہمیت دیر سے ظاہر ہو۔ نہایت اہم ہوتے ہیں۔ یہ آواز ان آوازوں میں سے ایک تھی۔ جن کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے وابستہ تھی۔ جیسے

توحید کامل

جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں حقیقی شکل میں دنیا پر ظاہر کیا۔ یا جیسے ختم نبوت کا مسئلہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ خاتم النبیین کے لفظ کو مسلمانوں نے لے لیا تھا۔ مگر اس کی حقیقت کو نہ سمجھا تھا کہ اس کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی برتری حاصل ہوگئی ہے۔ انہوں نے اس کو محض

ایک عزت کا خطاب

سمجھ لیا۔ اور حقیقت کی جستجو نہ کی۔ ان انکشافات کا ایک لمبے عرصہ تک پوشیدہ رہنا ان کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ زمانہ ان مسائل کے لئے حل کا زمانہ تھا۔ اور اب ان کی ولادت کا وقت ہے۔ اور بلوغ کو پہنچنے تک نہ معلوم ان کے اور کس قدر حقائق کا انکشاف ہو۔

عورت مرد کے تعلق کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ جس کے حل کے لئے تیرہ صدیاں درکار تھیں۔ اور اب اس نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے۔ کہ دنیا حیران ہو رہی ہے۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔

اب عورت

نے اس امر کا احساس کیا ہے۔ کہ میری حریت کا زمانہ آگیا۔ وہ مرد جو عورتوں کو خدمت گار بلکہ غلام سمجھتے تھے۔ اور جو اپنے آرام کی خاطر بیوی سے ہر قسم کی خدمت لیتے تھے۔ حیران ہیں۔ کہ ہمارے [illegible] کس طرح گذریگی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی ان کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور ان کے سامنے وہی احساس ہے۔ جو ان کو ورثہ میں ملا ہے۔ اور وہ حیران ہو رہے ہیں کہ کیا ہوگا۔ ایک تغیر یورپ میں رونما ہوا ہے۔ اور وہاں مرد بھی بجائے خود اور عورت اپنی جگہ چلا رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں اپنی جگہ سے ہل گئے ہیں اور اکھڑ نا ہمیشہ صدمہ پیدا کرتا ہے۔ ان کو آرام اسی وقت حاصل ہوگا جب عورت مرد و عورت کے جو حقوق بتائے ہیں ان کا لحاظ رکھا جائیگا۔

مجھے افسوس ہے۔ وہی اسلام جو اس آواز کو لیکر آیا اسی کے ماننے والے اس پر عمل کرنے میں سب سے پیچھے ہیں۔

عورت کی حریت کا سوال

غیروں میں پیدا ہو چکا ہے۔ مگر انہوں نے اس کا غلط علاج سوچا۔ لیکن مسلمانوں میں ابھی تک یہ احساس بھی پیدا نہیں ہوا۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ حد درجہ کی بے غیرتی ہے۔ کہ بیوہ یا مطلقہ دوبارہ شادی کرے۔ گویا وہ سمجھتے ہیں۔ عورت جانور سے بھی بدتر ہے۔ جانور تو دوسرے کے پاس بیچا جا سکتا ہے یعنی وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جا سکتا ہے۔ مگر عورت ایک خاوند سے جدا ہو کر دوسرے کے پاس نہیں جا سکتی مگر جب کوئی خیال پیدا ہو جائے۔ تو پھر بڑھتا اور ترقی کرتا ہے۔ اس لئے اب

عورتوں کی غلامی

کے خیال کی زندگی بھی تھوڑے ہی دن باقی رہ گئی ہے۔ مسلمان عورتوں میں بھی وہی باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ جو دوسری قوموں میں ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان بجائے اس کے کہ ان کا علاج قرآن کریم سے پوچھیں۔ یورپ کا طریق اختیار کر رہے ہیں۔ اس لئے وہی بے چینیاں جو یورپ میں ہیں۔ ان میں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم پر عمل کرنے سے گو رسم و رواج کا مقابلہ کرنے میں تکلیف تو ہوگی۔ مگر اس کا انجام نیک ہوگا۔ عورت اور مرد کے حقوق کے متعلق دنیا میں انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ وہ تغیر

قرآن کے مطابق

ہو۔ اگر عورتوں کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے حقوق نہ دئے گئے۔ تو وہ یورپ والے حقوق کا مطالبہ کریں گی۔ اور لینگی۔ اور وہاں یہ حالت ہو رہی ہے۔ کہ وہ مرد کا صرف نام لیتی ہیں تاکہ اپنے آپ کو اس سے منسوب کر سکیں۔ تاکوئی انہیں آوارہ نہ کہے پس انجام بخیر کے لئے ضروری ہے کہ عورتوں کے حقوق ان کو دئے جائیں۔ مطلقہ اور بیوہ عورتوں کو شادی کی اجازت دیجائے۔ اور یہ صرف

ابتدائی حقوق [illegible]

ہیں جنہیں ابھی تک عورت کو محروم رکھا گیا [illegible] کہیں بیوہ کی شادی ہو۔ تو تمام شہر ماتم کدہ [illegible]

حضرت سیٹھ الہ دین ابراہیم سکندرآبادی رضی اللہ عنہ

سلسلہ احمدیہ کی وسیع دنیا میں بہت تھوڑے لوگ حضرت سیٹھ الہ دین ابراہیم سکندرآبادی سے واقف ہوں گے مرحوم حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب سلمہ ربہ کے ماموں تھے۔ اور سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی تبلیغ سے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ سلسلہ میں داخل ہونے کے لحاظ سے ان کی عمر گو تیرہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن وہ اپنے اخلاص اور سلسلہ کے ساتھ محبت کے لحاظ سے بہت بڑا استقام رکھتے تھے۔ مجھکو تین سال تک سکندرآباد رہنے کے باعث مرحوم کی عادات ان کے اخلاق۔ سلسلہ کے لئے غیرت و جوش کا اندازہ کرنے کا کافی موقعہ ملا۔ اور میں اپنے تین سال کے اسی تجربہ کی بنا پر چاہتا ہوں۔ کہ مرحوم کی احمدیت کی زندگی پر ایک تبصرہ لکھدوں۔ جو نہ صرف جماعت میں مرحوم کے تعارف کا موجب ہوگا۔ بلکہ احباب کو اپنے ایک فوت شدہ بھائی کے لئے دعا کی تحریک کرے گا۔

مرحوم کی پہلی قربانی

سیٹھ الہ دین صاحب اپنے قومی اور جدی مذہب کے لحاظ سے آغاخانی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن خداداد فراست اور فطرت صحیحہ انہیں ہمیشہ ان عقائد سے نفرت دلاتی تھی۔ جو آغاخانی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس قید سے آزاد نہیں ہو سکتے تھے۔ حق کو قبول کرنے کے لئے ہمیشہ بہت بڑی جرأت اور دلیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو آبائی تقلید اور مراسم قومی کو اپنی زندگی کا جزو یقین کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوسری ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ آسان ہوتا ہے۔ مگر رسم آباء کو چھوڑنا ان کے لئے موت ہوتی ہے قرآن مجید جب انبیاء علیہم السّلام کا ذکر دعوت و تبلیغ کرتا ہے تو بتاتا ہے کہ ان کی مخاطب قوم کا سب سے پہلا جواب یہی ہوتا ہے کہ ما وجدنا فی اٰبائنا الاولین۔

مسلمانوں نے فیج اعوج کے زمانہ میں انبیاء کے منکرین کے اس جواب کو دوسری صورت میں تبدیل کر دیا ہے وہ کہدیتے ہیں۔ عقیدہ سلف کے خلاف ہے۔ غرض آبائی رسم و رواج جہاں مذہب کی جان ہو۔ وہاں کسی شخص کا ان زنجیروں کو توڑ کر حق کو قبول کرنا بہت بڑی بہادری اور دلیری ہوتی ہے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب جب احمدی ہوئے تو انہوں نے اس حق کو اپنے تک محدود رکھنا ایک تبلیغی جرم سمجھا۔ اور اپنے خاندان اپنے دوستوں ملنے جلنے والوں سے نذیر عریاں ہو کر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ شروع کی۔ اس تبلیغ میں احمدیت کے اظہار میں خود سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں۔ یہ سیٹھ صاحب کی سوانح عمری کا ایک حصہ ہے۔ اور مجھے توفیق ملی تو اسے میں بیان کروں گا۔ لیکن آخر خاندانی مشکلات اور روکوں کے درمیان سب سے پہلا شخص جس نے احمدیت کو قبول کیا۔ وہ یہی سیٹھ الہ دین ابراہیم تھے۔ سیٹھ الہ دین صاحب نے نہایت انشراح صدر کے ساتھ بیعت کی اور سوچ سمجھ کر کی۔ روز بروز اس محبت اور عشق میں ترقی کرتے گئے جو ان کو سلسلہ کے ساتھ پیدا ہو گیا تھا۔ قوم و برادری میں ان کے اس عمل سے بیزاری کی روح پیدا ہونا یقینی تھا۔ اور جس مذہبی سوسائٹی کے ساتھ ان کا نسلاً بعد نسل تعلق چلا آیا تھا۔ اس کے کارکنوں اور اراکین میں بھی ایک تعجب انگیز رو چلی۔ ہر قسم کی کوششیں کی گئیں۔ کہ خوجہ کمیونٹی کے ایک معزز اور سربرآوردہ خاندان میں اس نئی تحریک کی روک ورد کا جاوے۔ ہز ہائینس سر آغا خاں بالقابہ تک بھی یہ معاملہ پہنچا۔ اور سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی احمدیت اور تبلیغی کوششوں اور کارناموں کا تذکرہ ہوا۔ مگر قوم اور برادری کی تمام کوششیں احمدیت کے ان صادق اور وفادار فرزندوں کے مقابلہ میں ہیچ ثابت ہوئیں۔

دوسری قربانی

سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی تحریک پر سیٹھ الہ دین صاحب نے یہ پسند کیا کہ اپنے خاندان میں احمدیت کی شاخ کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے بچوں کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجا جائے۔ مرحوم سیٹھ الہ دین کا اس وقت ایک ہی بچہ قابل تعلیم تھا۔ اور طبعی طور پر اور خاندانی روایات کی بنا پر انہیں اسے اپنے تجارتی کاروبار میں لگانے کیلئے مقامی طور پر ہی تھوڑی بہت تعلیم کی ضرورت تھی۔ دو ہزار میل کے فاصلہ پر اپنے ایک لخت جگر اور نور بصر بچے کو بھیجنا اسکی صحت کے نقطہ خیال سے بھی بہت خطرناک تھا مگر انہوں نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور عزیز فاضل بھائی کو عزیز سیٹھ علی محمد (خلف الرشید سیٹھ عبداللہ بھائی) کے ہمراہ قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم کے لئے بھیجدیا۔ حیدرآباد کی جماعت بہت پرانی جماعت ہے۔ اور اس میں بڑے بڑے مخلص لوگ موجود ہیں۔ مگر قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس وقت تک حیدرآباد سے ایک بھی لڑکا تعلیم کے لئے نہیں آیا تھا۔ مکرمی حضرت مولوی محمد سعید صاحب نے اپنے لڑکے کو ابتدا میں مولوی کا امتحان دینے کیلئے بھیجا تھا مگر وہ زیادہ عرصہ تک یہاں نہ رہ سکا۔ اس لحاظ سے سکندرآباد کی جماعت کے ان دونوں رتنوں نے اپنے جگر گوشوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجدیا۔ اور اس طرح بر اولیت کا یہ فخر ان کو حاصل رہیگا۔ فاضل بھائی آئے اور یہاں کی آب و ہوا کو برداشت نہ کر سکے اور قریب المرگ ہو گئے۔ جب وہ بیمار ہوئے میں حیدرآباد میں تھا ان کی علالت کا تار پہونچا۔ میں نے دیکھا کہ سیٹھ صاحب کو فطرتی طور پر تکلیف تو ہوئی مگر وہ بہت ہی مطمئن تھے۔ میرے عیادت کرنے پر فرمایا۔

موت تو کسی جگہ بھی نہیں ٹل سکتی۔ مگر قادیان میں ایک ایسی چیز ہے۔ جو کسی دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں ہیں۔ مجھے کوئی غم نہیں۔ مجھ سے بہت زیادہ شفقت اور درد کے ساتھ وہ اس کا علاج کرائیں گے۔ اور دعا کریں گے ٭

ان کو حضرت اقدس کی دعاؤں پر اس قدر اعتماد تھا۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ "مجھے یقین ہے۔ اسوقت فاضل نہیں مریگا" چنانچہ انہوں نے اس موقعہ پر سکندرآباد سے خود آنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی بلکہ فرماتے کہ میں تو تب جاؤں اگر مجھے یہ خیال ہو۔ کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں اس کی خبرگیری اور علاج کا کوئی انتظام کرنے والا اور فکر کرنے والا نہیں۔ میں اس شہادت حقہ کو چھپانے کا مجرم ہونگا۔ اگر میں یہ نہ کہوں کہ جب وہ یہ ذکر کرتے تھے۔ تو ان کا چہرہ مسرت سے تمتما اٹھتا تھا۔ ان کی آنکھوں میں خاص روشنی اور آواز میں ایک لذیذ جوش ہوتا تھا۔ جو ان کے ایمان کی بشاشت کا اظہار کرتا تھا۔ آخر خدا تعالیٰ نے فاضل بھائی کو شفا دی۔ اور وہ اس مرض الموت سے بچا لیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے شفا پانے کے بعد سکندرآباد مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کے ہمراہ بھیجدیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فاضل بھائی اب اپنے خاندان کا ایک بہترین کارکن ہے ٭

غرض فاضل کو قادیان بھیجتے وقت حقیقت میں انہوں نے بہت بڑی قربانی کی تھی۔ انہوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ خاندان میں احمدیت کی جڑھ کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ بچوں کی تربیت حتے الوسع قادیان میں ہو ٭

احمدیت میں رسوخ اور ترقی کا جذبہ

احمدیت میں رسوخ اور ترقی کا جذبہ ان میں یوماً فیوماً بڑھ رہا تھا۔ فاضل بھائی کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اپنے کنبہ اور قوم میں ان کو شادی کر لینا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ مگر ان کی غرض و غایت احمدیت میں داخل ہو کر یہ ہو چکی تھی۔ کہ وہ اپنے تعلقات احمدیت ہی میں پیدا کریں۔ تا کہ احمدی رشتہ داروں سے علمی اور اعتقادی ترقی میں مدد ملے۔ اور معاشرتی زندگی اور احمدیت کے معاشرتی اصولوں کی تکریم اور پابندی کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ وہ احمدی ہو کر غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہیں دے سکتے تھے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اگر ان کے گرد و پیش غیر احمدی رشتہ دار ہونگے۔ تو ان کی صحبت اور تعلقات کا کچھ نہ کچھ اثر ان پر اور ان کی اولاد پر پڑنا ممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے خاندان کو آئندہ ہمیشہ کی زندگی میں مضبوط اور راسخ بنانے کے لئے دوسری شادی حیدرآباد کے ایک بہت پرانے اور مخلص احمدی ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب پنشنر سول سرجن کی صاحبزادی سے کی۔ ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان آئے تھے بہت ہی مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں۔ عرصہ دراز تک انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو بھی یہاں تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ اس تعلق کو سیٹھ صاحب نے اس لئے اور محض اس لئے اختیار کیا تھا کہ گھر میں اٹھتے بیٹھتے احمدیت ہی کا چرچا ہوگا۔ اور اولاد کی تربیت احمدیت میں ہوگی ٭

کاروبار میں احمدی احباب کو جمع کرنا

احمدیت کی اسی محبت نے ایک اور قدم آگے بڑھا دیا وہ اپنے تجارتی مشاغل میں اب اسی امر کو پسند کرتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ کام کرنے والے ان کے شریک کار ہوں۔ یا ملازم و خادم سب احمدی ہوں۔ چنانچہ جب انہوں نے بائیسکل کا کارخانہ رکھا ہوا تھا۔ اور موٹر ایجنسی قائم کی۔ تو حتے الوسع اس میں کام کرنے والے احمدی ہی تھے۔ اس طرح سے بھی بعض لوگوں کو جماعت میں شریک ہونے کا موقعہ ملا ٭

نماز باجماعت اور تہجد کا شوق

اس طریق عمل سے بہت بڑا فائدہ یہ بھی تھا کہ نماز باجماعت کیلئے گھر میں ایک جماعت میسر آ جاتی تھی۔ انہیں اسکا شوق تھا وہ چاہتے تھے۔ کہ سکندرآباد میں ایک مسجد ہو۔ چونکہ وہاں تعمیر مسجد کیلئے بعض دقتیں پیدا تھیں۔ اسلئے انہوں نے اپنے مکان ہی میں ایک حصہ مخصوص کیا۔ اور اسے مسجد کے رنگ میں جدا کر دیا۔ اور بجلی کی روشنی اور فرش وغیرہ سے آراستہ کیا۔ ایک عرصہ تک ہم سب پانچوں نمازیں وہاں باجماعت پڑھا کرتے تھے ایک مؤذن خاص اس مسجد کے لئے انہوں نے رکھا۔ مکان کے ارد گرد انگریزوں کی کوٹھیاں اور بنگلے تھے۔ اور بعض کو ناگوار بھی گذرا۔ مگر انہوں نے نہ تو اس کی پرواہ کی۔ اور نہ باقاعدہ اذان میں فرق آنے دیا۔ صبح کی نماز ہم علے العموم اول وقت پڑھا کرتے تھے۔ اور میں ہی نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میں منٹگمری ہوٹل سے اٹھ کر جاتا۔ تو وہ مجھ سے بہت پہلے وہاں موجود ہوتے۔ میں نے متعدد مرتبہ کوشش کی کہ تڑکے سے وہاں جاؤں اور تہجد کے نفل پڑھوں۔ لیکن میں جب بھی گیا۔ انہیں تہجد خوانی میں مصروف پایا۔ اسی طرح برادرم مکرم سیٹھ ابراہیم بھائی باوجود اپنی پیرانہ سالی کے وہاں موجود ہوتے (میں کسی دوسرے وقت ان کے حالات زندگی بھی لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق) سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب اپنے مکان سے آتے۔ غرض مرحوم سیٹھ الہ دین سخر فیری کے عادی تھے ان کی یہ بھی دلی خواہش تھی۔ کہ اس مسجد کے ساتھ ایک مکان بنا کر اسے بطور مہمانخانہ کے علیحدہ کر دیں۔ اور پھر اس حصہ مسجد اور مہمانخانہ کو وقف کریں۔ اس کے ساتھ ایک لائبریری قائم کریں۔ اس مکان کے متعلق بعض پیچیدگیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکے نیک ارادوں اور پاک خواہشوں کے باعث اسے محفوظ رکھا۔ اور خطرات سے بچا لیا ٭

چندوں کی باقاعدگی

پہلے سکندرآباد میں الگ جماعت نہ تھی۔ بلکہ وہ حیدرآباد میں مدغم تھی۔ میں نے اس خیال سے کہ جب ایک جماعت کی علیحدہ ہستی ہوگی تو اس کے کام میں سرگرمی اور مسابقت کے لئے جوش [illegible] اگرچہ سکندرآباد کی جماعت کی روح رواں حضرت سیٹھ [illegible] کی سرگرمیاں اور جوش تبلیغ کسی تحریک کا محتاج نہیں [illegible] ان کی زندگی میں ایسا اثر کر گئی ہے۔ کہ وہ ہر سانس [illegible] اشاعت میں لیتے۔ اور اسی میں اور اس کے لئے زندہ ہیں۔ [illegible] ایک جماعت نہ بھی ہوتی۔ تو بھی اسی طرح کام ہوتا لیکن اسے [illegible] جماعت سکندرآباد میں ایک روح پیدا کرنے کے لئے [illegible] کے لئے یہاں کی جماعت ایک جداگانہ جماعت قرار د[ی] [illegible] چندوں کی وصولی وغیرہ کا کام ان کے سپرد کیا گیا۔ اس کام [illegible] اور وقت کے پابند تھے۔ کہ ٹھیک وقت پر روپیہ کی ادائگی [illegible] اور اگر کسی سے اس وقت تک وصول نہ ہوتا۔ تو وہ اپنی گرہ [سے] دیتے اور پھر اس سے وصول کرتے۔ چونکہ خود تاجر تھے۔ اس لئے تو ائنیہ ہوتا۔ سلسلہ کے تمام اخبارات کو منگواتے اور تمام تحریکوں [میں] طاقت کے موافق حصہ لیتے تھے ٭

معجزانہ شفایابی

اس آخری بیماری سے پہلے کچھ [illegible] وہ سخت بیمار ہوئے تھے۔ اسوقت اندیشہ [illegible] کہ وہ جانبر نہیں ہو سکینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تار دی گئی کی جانے اور حضرت نے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے انہیں شفا دی۔ میں ہی نہیں [illegible] عزیز اور ان کے تمام رشتہ دار جو انکی اس بیماری کے حملہ سے واقف [تھے] [illegible] کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ یہ شفا معجزانہ شفا تھی۔ خدا نے اسوقت انکی اجل کو موخر [کر دیا] میں آخری مرتبہ ۱۶ ارجون ۱۹۲۷ء کو انکے گھر پر موجود تھا جبکہ میرے دورہ [illegible] کے موقعہ پر انہوں نے میری دعوت کی تھی۔ مخدومی ڈاکٹر ظہور اللہ شاہ صاحب بھی [illegible] میں نے مشاہدات میں اس دن کی ڈائری میں لکھا ہے۔ کہ دیر تک [illegible] سیٹھ صاحب اپنی اس بیماری سے شفایابی کو محض حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ اور میں دیکھتا تھا کہ جب وہ یہ ذکر کرتے۔ تو ان کی [آنکھوں] میں محبت اور شکریہ کے آنسو آ جاتے تھے۔

سیرت پر عام نظر

غرض اگرچہ سیٹھ صاحب کی احمدیت میں زندگی کا [illegible] بہت لمبا زمانہ نہ تھا۔ مگر انہوں نے ایک خارق عادت تبدیلی اپنے اندر کی تھی۔ دنیا کے تمام علائق اور سلسلوں میں اور دنیاوی [illegible] معاملات میں نہایت صاف و صادق تھے۔ ہر وقت خندہ پیشانی [illegible] اور [illegible] کا شیوہ رکھتے تھے۔ کسی سے دب کر یا لحاظ میں آ کر حق کو نہیں چھپا سکتے تھے [illegible] بیوی کیساتھ نہایت لطف و مدارات کا سلوک رکھتے۔ اور اس طرح پر ان کو گھر [میں] [illegible] حاصل تھی۔ بچوں کے ساتھ ایک شفیق باپ کا معاملہ کرتے۔ عام طور پر ملازم وقت [illegible] کم لیتے تھے۔ معاملہ فہمی اور کاروباری زندگی کا خاص تجربہ انکو حاصل تھا [illegible] سے پیشتر انکے مزاج میں خشونت بھی تھی۔ اور دین سے بے پرواہی اور غفلت کا زمانہ بھی گذرا مگر قبول احمدیت کے بعد وہ بالکل ایک دوسرا [illegible] یہ تمام تبدیلی ان میں مخدومی سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی [illegible] صحبت نے پیدا کی تھی۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے [illegible] انہیں اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ اور [illegible]

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں ۲۵ روپے فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر ۲۰ روپے فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ اور جگہ بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور زر بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے +

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان

نمبر ۸۰ - جلد ۱۵
اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء
11
Digitized by Khilafat Library Rabwah
رعائت - رعائت - رعائت
احباب کرام اس
خاص الخاص رعایت
نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں
ورنہ بعد میں افسوس ہوگا
احباب کو چاہیئے - کہ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھانیکے لئے چند دوست ملکر آرڈر بھیجیں تاکہ ہر ایک کو الگ الگ کتابیں منگوانے میں زیادہ محصول ڈاک نہ دینا پڑے
جو دوست اس رعائت سے اوبھی فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں چاہیئے - کہ مجلس مشاورت پر تشریف لانیوالے احباب کو مطلق کتب کی قیمت دیکر انکے ذریعہ منگوالیں - اسطرح محصول ڈاک وغیرہ کا کوئی خرچ نہ ہوگا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام - حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
اور
دیگر علمائے جماعت احمدیہ
کی مندرجہ ذیل کتابیں جو
بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان
کی شائع شدہ یا ملکیت ہیں
پانچ اپریل ۱۹۲۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء تک رعایتی قیمت پر ملیں گی
یعنی ان تمام کتابوں پر مقررہ میعاد کے اندر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دی جائیگی - جو بہت بڑی رعائت ہے -
جو انجمنیں اپنے اپنے ہاں لائبریریاں قائم کرنا چاہیں
مندرجہ ذیل کتابیں ضرور رعایتی قیمت پر خریدیں
تصانیف حضرت مسیح موعود
براہین احمدیہ چہار حصہ
سرمہ چشم آریہ
شحنہ حق
آئینہ کمالات اسلام
آسمانی فیصلہ
برکات الدعا
حجۃ الاسلام
سچائی کا اظہار
شہادت القرآن
نور الحق ہر دو حصہ
انوار الاسلام
منن الرحمٰن
ضیاء الحق
نور القرآن ہر دو حصہ
انجام آتھم
استفتاء اردو
سراج منیر
تحفہ قیصریہ
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
فریاد درد
نجم الہدیٰ
ضرورت الامام
راز حقیقت
ایام صلح اردو
" فارسی
ستارہ قیصرہ
تریاق القلوب
تحفہ غزنویہ
لجۃ النور
اربعین کامل
خطبہ الہامیہ
دافع البلاء
نزول المسیح
تحفہ ندوہ
اعجاز احمدی
ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
مواہب الرحمٰن
نسیم دعوت
سناتن دھرم
تذکرۃ الشہادتین
لیکچر سیالکوٹ
براہین احمدیہ حصہ پنجم
الوصیت
چشمہ مسیحی
تجلیات الٰہیہ
قادیان کے آریہ
حقیقت الوحی
چشمہ معرفت
پرانی تحریریں
در مکنون فارسی
تقریر جلسہ دعا
تقریرین
درثمین فارسی
مجموعہ اشتہارات ۳ حصے
تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
ردتناسخ
ابطال الوہیت مسیح
فصل الخطاب
تصدیق براہین احمدیہ
نور الدین
خطبات نور حصہ اول
" " " دوم
دینیات کا پہلا رسالہ
مبادی الصرف
تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی
منصب خلافت
برکات خلافت
انوار خلافت
حق الیقین
منہاج الطالبین
لیکچر شملہ
تقدیر الٰہی
عرفان الٰہی
ملائکۃ اللہ
نجات
تحفۃ الملوک
حقیقت النبوت
ترک موالات
احمدیت حقیقی اسلام
دعوۃ الامیر اردو
" " فارسی
ہستی باریتعالیٰ
نماز انگریزی
از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
سیرت خاتم النبیین
سیرت المہدی حصہ دوم
ہمارا خدا
متفرق تصانیف
فقہ احمدیہ
اسلام اور قتل مرتد
بہائی مذہب کی حقیقت
اسباق القرآن ہر سہ حصہ
تواریخ مسجد فضل لنڈن
جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
انگریزی لٹریچر
پارہ اول
احمدیت انگریزی
تحفۃ الملوک
جواب بسلپٹ
تعلیم المسیح
سیرت مسیح موعود
تحفہ پرنس آف ویلز
ملنے کا پتہ: - بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

—— ناگپور ۲۷ مارچ ہنگامہ فساد کے دوران میں ایک مسلم فقیر کو قتل کرنے کے جرم میں چار ہندوؤں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ ان کی طرف سے مقامی حکومت کے پاس درخواست رحم کی گئی۔ حکومت نے اس درخواست پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے سزائے موت کو حبس دوام بعبور دریائے شور سے بدل دیا۔

—— ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی نے ایک وکیل کے منشی کو استعمال شدہ ٹکٹوں کو دانستہ استعمال کرنے کے جرم میں ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔

—— حیدرآباد میں امتحان میں ناکام رہنے کی وجہ سے خودکشی کرنے کی مرض پھیل رہی ہے۔ دو لڑکوں نے پہلے خودکشی کر لی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک لڑکی نے بھی اپنے آپ کو جلا کر خودکشی کر لی۔

—— پٹنہ ۲۶ مارچ۔ ہفتہ وار ہندی اخبار مہابیر کے مدیر طابع و ناشر اور آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سیکرٹری لالہ جگت نراین لال ایم ایل سی کے خلاف وائسرائے کی تقریر پر نکتہ چینی کرنے کے الزام میں جو مقدمہ بغاوت سٹی مجسٹریٹ پٹنہ کی عدالت میں دائر تھا اس میں عدالت نے آج فیصلہ سنا دیا ہے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو مجرم قرار دیکر ایک سال قید محض اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی ۶ ماہ مزید قید کی سزا دی۔

—— لاہور ۲۷ مارچ۔ یکم اپریل سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تیسرے درجہ کے مسافروں کے کرایہ میں جو پچاس میل سے زیادہ کا سفر کریں گے تین پائی فی میل کی بجائے ۲½ پائی فی میل کرایہ لیا جائیگا۔ اور پچاس میل کے مزید فاصلہ پر ۲ پائی فی میل کی بجائے ۱½ پائی فی میل کی تخفیف تین سو میل کی مسافت پر کی جائیگی۔

—— مدراس ۲۷ مارچ آج مدراس کونسل میں ڈاکٹر متھو لکشمی ریڈی نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے۔ کہ جس کی رو سے لڑکوں کی عمر شادی ۲۱ سال اور لڑکیوں کی ۱۶ سال کر دی جائے تاکہ اس سے صغیر سنی کی شادی کا قلع قمع ہو جاوے۔ سر اے۔ پی پیٹرو سابق وزیر گورنمنٹ نے کہا۔ کہ کسی قانون کی ضرورت نہیں عوام کی رائے کو صغیر سنی کی شادی کے خلاف کرنا ضروری ہے۔ مسٹر کیمبل لا ممبر نے کہا کہ کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ کونسل کے باہر صغیر سنی کی شادی کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ یہ تحریک بغیر ووٹنگ کے پاس ہو گئی۔

—— لاہور ۲۷ مارچ۔ ایک ہندو نوجوان [illegible] تیل کا کنستر کھول رہا تھا۔ کہ اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ آناً فاناً شعلے بھڑکنے لگے۔ ایک حلوائی نے اس پر پانی کی بالٹی انڈیل دی جس سے اس کی آگ تو بجھ گئی۔ لیکن سارے جسم پر چھالے پڑ گئے۔ وہ چوبیس گھنٹہ تڑپنے کے بعد مر گیا۔

—— نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر کیلکر نے تحریک پیش کی۔ کہ ۱۸۵۰ء کے قانون انسداد قیود ذات کو اڑا دیا جائے۔ اس بل کو پاس کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک شخص اگر اپنے مذہب کو چھوڑ دے۔ یعنی مرتد اپنے والد کی جائداد کا وارث نہیں ہو سکتا۔ مسٹر کرپا رام ہوم ممبر نے اس بل کو حسب ضابطہ پیش شدہ بل قرار دیا۔ مگر آپ نے اس بل کی تشہیر کی مخالفت نہ کی۔ سر ہری سنگھ گوڑ نے بل کی تشہیر کی زبردست مخالفت کی۔ کیونکہ اس بل کے پاس کرنے سے اس قانون کو منسوخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو افراد کے حقوق اور آزادئ ضمیر کی حفاظت کرتا تھا بل کو مشتہر کرنے کی تحریک پر ووٹ لئے گئے۔ جو ۲۹/۴۲ ووٹوں سے گر گئی۔

—— مسٹر ایف۔ ایچ۔ پکل۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ مسٹر سی ایم جی اوگلوی آئی سی ایس کی جگہ وسط اپریل میں ڈپٹی کمشنر لاہور مقرر کئے جائینگے۔ مسٹر اوگلوی۔ مسٹر آر۔ ایچ کرمپ آئی سی ایس کی بجائے معتمد اعلےٰ دفتر مالی کمشنر پنجاب کے منصب پر فائز کئے جائینگے۔ اور مسٹر کرمپ مسٹر پکل ڈپٹی کمشنر امرتسر کی جگہ لیں گے۔

—— بمبئی ۲۷ مارچ وارن روڈ اور اسپلنڈ سے روڈ کے چوک میں ملکہ وکٹوریہ کا ایک بت ہے۔ کوئی آدمی اس کا تاج اڑا لے گیا ہے۔ اور دیگر شاہی نشانات بھی توڑ دئے گئے ہیں۔ اس بت کو ۱۸۹۷ء میں بھی نقصان پہنچایا تھا۔ پولیس چور کی تلاش میں ہے۔ ابھی تک کوئی آدمی گرفتار نہیں ہو سکا۔

—— پونا ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے پردھان ہندو مہاسبھا پونا کے مسٹر ڈی۔ سی شاستری کے ساتھ گوا کو شدھی کے پرچار کے لئے جا رہے ہیں۔

—— نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ آج ہز ہائی نس مہاراجہ جموں و کشمیر نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ایک عدالت عالیہ مقرر کی جائے گی۔ جسے برطانیہ ہند کی عدالت عالیہ کے برابر اختیارات حاصل ہونگے۔ یہ عدالت عالیہ دیوانی فوجداری اور مالگذاری کے معاملات میں مرافعوں کی سماعت کرے گی۔ اس فرمان نے عدالتی اور انتظامی فرائض کو بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔

—— کلکتہ ۲۸ مارچ۔ آج سہپر کو جانگاجی لوکو ورکشاپ کے قریب جو ہوڑہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ للواہ ورکشاپ کی ہڑتال کے سلسلہ میں فساد ہو گیا۔ پولیس گولی چلانے پر مجبور ہو گئی۔ جس کی وجہ سے دو آدمی ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ اس فساد کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہڑتالیوں نے وفادار مزدوروں کو ہڑتال میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ پولیس نے ان سے منتشر ہونے کو کہا۔ لیکن وہ پھر آگے بڑھ آئے اور ہر طرف سے خشت باری شروع کر دی ہجوم کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔

—— نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کمیٹی کی رپورٹ پر یونیورسٹی کی عدالت ۳۱ مارچ کو بحث تمحیص کریگی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین پرو وائس چانسلر نے استعفےٰ داخل کر دیا ہے۔ یا کر دینگے۔ علاوہ ازیں رپورٹ میں زبردست تبدیلیوں کی سفارش کی گئی ہے۔ جن میں یہ تبدیلی بھی شامل ہے۔ کہ یوروپین پروفیسر زیادہ مقرر کئے جائیں۔

—— بمبئی ۲۶ مارچ۔ ناسک کے اچھوتوں کی طرف سے ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ شدھی کے وقت رسم کے مطابق مس ہلر کو "پنچ گاؤ" (گائے کا پیشاب، دہی، دودھ، گھی اور گوبر ملا کر) پینے کے لئے کہا گیا۔ کیونکہ اس سے پرانے خیالات کے ہندوؤں کے نزدیک آدمی پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس نے پینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بغیر شدھی جائز نہیں ہو سکتی۔

ممالک غیر کی خبریں

—— پادری ونیٹوری پر ایک نوجوان نے چاقو سے قاتلانہ حملہ کیا۔ پادری کی گردن پر زخم آیا۔ لیکن وہ بچ گیا۔ حملہ کرنے والے کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ وہی پادری ہے۔ کہ جس نے چرچ اور حکومت کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے موسولینی اور پوپ میں سمجھوتہ کرایا تھا۔

—— پیرس ۲۰ مارچ گذشتہ ہفتہ میں بارہ ہزار سے زیادہ بدمعاشوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ شہر کو تھوڑے ہی دنوں میں بدمعاشوں سے پاک وصاف کر دیا جائیگا

—— لنڈن ۲۶ مارچ۔ مظاہرہ کے طور پر پرواز کرتے ہوئے مانچسٹر کی ایک خاتون ہواباز مس ونیفریڈ براؤن ایک ہجوم سے ٹکرا گئی۔ ایک بچہ ہلاک ہو گیا۔ اور چند بچے زخمی ہو گئے۔ پرواز اور حادثہ کا تقریباً ۱۲ ہزار تماشائیوں نے مشاہدہ کیا۔

—— لنڈن ۲۶ مارچ۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ افغانی وزیر خارجہ محمود طرزی صاحب جو پیرس میں علیل تھے۔ کابل واپس جانیکا فیصلہ کر لیا ہے۔

—— بٹیویا ۲۶ مارچ۔ ملک جاوا کا کوہ کاراکتوا تین مرتبہ پھر شعلہ زن ہوا۔ اس اثنا میں سمندر میں بھی نو مرتبہ مد و جزر ہوا۔ ۲۷ مرتبہ زلزلہ آیا۔

—— لنڈن ۲۸ مارچ۔ لارڈ ہیڈلے آج کل ہندوستان میں دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے لنڈن کی مجوزہ مسجد کی تعمیر کے لئے ساٹھ ہزار پاؤنڈ جمع کر لئے ہیں۔ اس کام کے لئے کل ایک لاکھ پاؤنڈ کی ضرورت ہے۔